

سید علی، مجویری اور حسین زنجانی

(ایک مشہور قصہ کا تاریخی جائزہ)

پیر محمد حسن

سید علی مجویری رحمۃ اللہ علیہ کی لاہور میں آمد اور حسین زنجانی کی وفات کا قصہ اس قدر شہرت حاصل کر چکا ہے کہ اس کے متعلق کچھ کہنا اپنے آپ کو عقیدت مندوں کی زبان طعن کا نشانہ بنانا ہے۔ ہمارے ہاں بزرگوں کا احترام اس حد تک ہے کہ ان کی کسی بات کو دجی والہام سے کم نہیں سمجھا جاتا۔ عقیدت بھی عجیب چیز ہے، بارہا اس کے کوشے دیکھنے میں آئے۔ یہ ضروری نہیں کہ صحیح قسم کی عقیدت ہو۔ خواہ یہ غلط قسم کی ہی کیوں نہ ہو جس کے ساتھ ہو جائے پھر کیا ہے انسان اس کے خلاف ایک حرف بھی سننے کو تیار نہیں ہوتا اور اگر کسی نے ان کی کسی بات پر حرف گیری کی وہ گردن زدنی قرار دیا گیا، ایسی صورت میں بھلا کوئی کیوں کر قلم اٹھائے گا۔ بزرگوں کا احترام اپنی جگہ پر ہے۔ احترام کی حدود کے اندر رہتے ہوئے کسی تحقیقی بات کے پیش کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہونا چاہیے۔

یہاں پر میرا اشارہ اس بیان کی طرف ہے جو فوائد الفواد میں مذکور ہے اور جس پر سید علی مجویری کی لاہور میں آمد اور حسین زنجانی کی وفات کے قصہ کا تمام تراجم اختصار ہے۔

فوائد الفواد کی اصل عبارت یہ ہے:-

نعتی سخن در ذکر مزار ہائے لہاور افتاد بر لفظ مبارک را ند کہ بسیار بزرگان آنجا

خفتہ اند بعد ازاں بندہ لا پرسید کہ تو لہار دیدہ؟ بندہ گفت: آری دیدہ ام و زیارت بعضی بزرگان آنجائی کردہ ام چون حسین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ و اولیائی دیگر۔ بعد ازاں بر لفظ مبارک ماند کہ شیخ حسین زنجانی و شیخ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہا ہر دو مرید یک پیر بودہ اند و آں پیر قطب عہد بودہ است شیخ حسین زنجانی افدوین ہاند ساکن لاہور بود بعد از چند گاہ پیر ایشان خواجہ علی ہجویری را فرمود کہ در لہار رو و ساکن شو و شیخ علی ہجویری عرضداشت کرد کہ حسین زنجانی آنجاست پیر فرمود کہ تو برو و چون علی ہجویری بحکم اشارت ایشان در لہار آمد شب بود با مداد آں جنازہ شیخ حسین زنجانی را ہیرون آوردند۔

یہ ہے وہ اصل عبارت جس پر اس قصے کی بنیاد ہے اور خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ اقدس کو ملحوظ رکھتے ہوئے بعد میں آنے والوں نے اسے قبول کیا اور پھر بار بار اسے نقل کیا۔

یہ بیان ساقط از اعتبار ہے۔ تاریخ سے اس کی شہادت نہیں ملتی بلکہ اس کی تردید محذوب میں ہی بیانات پائے جاتے ہیں۔ اس میں خواجہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

ہر دو مرید یک پیر بودہ اند و آں پیر قطب عہد بودہ است

مگر اس پیر کا نام نہیں دیا۔ سید علی ہجویری اس بر صغیر کے اولیاء میں مشہور ترین ہستی سمجھے جاتے ہیں اور ان کی کتاب کشف المحجوب کا خاص و عام میں خوب جبرجاستہ بالخصوص صوفیاء کے ہاں تو اس کتاب کا رکھنا اور پڑھنا اشد ضروری سمجھا جاتا ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کو سید علی ہجویریؒ کے پیر کا نام نہ معلوم ہو۔ صرف اسی جملے کو پڑھ کر اس بیان کی صحت کے متعلق شکوک پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ سید علی ہجویری نے کشف المحجوب میں واضح الفاظ میں اپنے پیر کا نام بتا دیا ہے۔ چنانچہ ابوالفضل محمد بن الحسن الختلی کے تذکرے میں فرماتے ہیں:-

اقتداء من اندر طریقت بدوست

۱۔ کشف المحجوب: ۲۰۹ مطبع نامی گرامی حرمت مسند سلیمانوف۔

اس کے بعد بیان جاری رکھتے ہوئے لکھتے ہیں:-

وآں روز کہ ویرادفات آمد بہ بیت الجہن بود وآن دیہی ست بر سر عقبہ میان
بنا رود و دشتی سر بر کند من داشت و مرا رنجی بود اندر دل از یکی یا راں خود چنانکہ
عادت آدمیان بود مرا گفت: اے پسر مسئلہ از اعتقاد باتو بگرم اگر خود را برآں ولایت
(ولایت؟) مکنی از ہمہ رنجہائی باز رہی بلانکہ اندر معلما و حالبا خدای تعالیٰ می آفریند
از نیک و بد باید کہ بفضل دی عصمت نکنی و رنجی بدل نیگیری و بجز این وصیت
دراز کرد و جان ہلاک -

سید علی ہجویری کے اس بیان سے بالکل واضح ہے کہ وہ اپنے پیر کی وفات کے
وقت ان کے پاس بیت الجہن میں تھے مگر خواجہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ انہوں نے
سید علی ہجویری کو اپنی زندگی ہی میں لاہور چلے جانے کا حکم دیا تھا۔ سید علی ہجویری کا
اپنا بیان ہر لحاظ سے قابل قبول اور صحیح سمجھا جائے گا۔

سید علی ہجویری لاہور چلے آنے کے بعد پھر کہیں نہیں گئے۔ ختلی رحمۃ اللہ علیہ نے
۴۵۳ھ میں وفات پائی لہذا وہ اس تاریخ کے بعد ہی لاہور تشریف لائے ہوں گے۔
سید محمد لطیف نے لکھا ہے کہ ہجویری ۴۲۱ھ میں لاہور آئے مگر ختلی کی تاریخ وفات
پیش نظر رکھتے ہوئے سید محمد لطیف کا بیان بھی غلط قرار پاتا ہے مزید برآں سید
محمد لطیف نے اپنا ماخذ بھی نہیں بتایا۔

اب جب ہم حسین رنجانی کو لیتے ہیں تو ہمیں سید علی ہجویری کے عہد میں اس نام
کے کسی شخص کا کہیں پتا نہیں چلتا۔ پاک دہند کے مذکورہ محاوروں نے جس حسن رنجانی کا
ذکر کیا ہے وہ سید علی ہجویری سے بہت بعد کے زمانے میں ہوئے ہیں۔ مفتی غلام سرور
اور عبدالحی مکنوی کے بیان کے مطابق حسن رنجانی سید یعقوب بن علی حسینی کاظمی رنجانی

۱۔ لغات الانس۔ طبع لکھنؤ: ۲۹۰ زرخیزیتہ الاصفیاء - ۲: ۲۲۱۔

۲۔ مقدمہ بر کشف المحجوب نسخہ ڈاکٹر محمد شفیع ص ۵۔

کے ہمارے ۵۲۵ھ میں لاہور آئے۔ مفتی غلام سید نے حسن زنجانی کی تاریخ وفات ۶۰۰ھ بتائی ہے۔ عبدالحی لکھنوی نے یہ بھی لکھا ہے کہ خواجہ معین الدین حسن سنہری (م ۶۳۳ھ) نے علی ہجویری اور زنجانی کے مزاروں پر چلہ کشی کی۔ خواجہ حسن سنہری لاہور سے ہوتے ہوئے ۵۶۱ھ میں اجیر پہنچ گئے تھے اور اس وقت تک تو زنجانی زندہ تھے۔ لہذا نہ مزار تھا نہ چلہ کشی۔

زنجان ایک مردم خیز خطہ تھا جہاں سے متعدد علماء و صلحاء نکلے۔ سید علی ہجویری کے دور میں ابوالقاسم سعد بن علی بن محمد بن علی بن الحسین زنجانی ہوئے ہیں۔ انہوں نے دنیا بھر کی سیاحت کی اور بہت سے پیروں سے ان کی ملاقات ہوئی۔ آخر عمر میں انہوں نے مکہ میں رہائش اختیار کر لی تھی اور وہیں ۴۷۰ھ میں وفات پائی۔ یہ بہت بڑے عابد اور صاحب کشف و کرامات تھے۔

مذکورہ بالا ابوالقاسم زنجانی سے سید علی ہجویری کی ملاقات کا امکان ہے اگرچہ مذکورہ نگاروں نے ان کے پیر کا نام نہیں دیا مگر ہو سکتا ہے کہ یہ بھی تختی کے مرید ہوں اور سیاحت کرتے کرتے لاہور بھی آئے ہوں اور خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کی مراد بھی انہی سے ہو، کیونکہ خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کو ناموں میں اکثر مغالطہ ہو جاتا تھا جیسا کہ ہم بعد کی سطروں میں بیان کریں گے۔

ہمارے اس بیان سے واضح ہو گیا ہو گا کہ سید علی ہجویری کی لاہور میں آمد اور حسن زنجانی کی وفات کا قصہ بے بنیاد اور غلط ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خواجہ رحمۃ اللہ جیسی بزرگ ہستی کو یہ غلط فہمی کیسے ہوئی۔ میرا خیال ہے کہ خواجہ صاحب نے حسین زنجانی یا ابوالحسین زنجانی نامی کسی صوفی کا نام سن رکھا ہو گا جسے انہوں نے یہاں لگا دیا۔ بڑی

۱۔ نزہۃ الخواطر - ۱۸۴۱/۱ ز خزینۃ الاصفیاء - ۲۵۲ - ۲۵۳ -

۲۔ خزینۃ الاصفیاء - ۱ - ۲۵۹ -

۳۔ معجم البلدان - ۴ : ۴۰۷ - ۴۰۸ طبع مصر ۱۳۲۴ھ = ۱۹۰۶ء

جتوی کے بعد قدام صوفیاء میں ابوالحسین زنجانی کا نام مل گیا۔ مگر ان کے حالات کا کہیں پتا نہ چل سکا۔ ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری (م ۴۶۵ھ) نے اپنے رسالے میں (رسالہ قشیریہ: ص ۷۷) ان کا یہ قول نقل کیا ہے:-

وسمعتہ [یعنی اباعبد الرحمن السلی] یقول سمعت ابابکر الرازی یقول سمعت ابوالحسین الزنجانی یقول:

من کان رأس ماله التقویٰ کَلَّتِ الألسن عن وصف ربه۔

میں نے انہی (مراد ابوعبدالرحمن سلمی) سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے ابوبکر رازی سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوالحسین زنجانی کو یوں فرماتے سنا: ”جس شخص کا سرمایہ تقویٰ ہو زبان بیان نہیں کر سکتی کہ اس کا منافع کس قدر ہوگا۔“ اس قول کی سند میں ابوعبدالرحمن سلمی ہیں جن کی وفات ۴۱۲ھ میں ہوئی، پھر ابوبکر رازی جن کی وفات ۴۷۶ھ میں ہوئی، لہذا ابوالحسین زنجانی یقینی طور سے ان سے پہلے ہوئے ہوں گے۔

طبقات الصوفیہ میں ابراہیم خواص کا یہ قول ابوالحسین زنجانی کی سند سے دیا ہے: وسعت ابابکر یقول سمعت ابوالحسین الزنجانی یقول سمعت ابراہیم یقول: ہایت شیخاً من أهل المعرفة عترج بعد سبعة عشر علی سبب فی البریة فنصاه شیخ کان معه فأبى أن یقبل فسقط ولذیر تفع عن حدود الأسباب۔ (میں نے ابوبکر (رازی) کو فرماتے سنا، وہ فرماتے تھے کہ میں نے ابوالحسین زنجانی کو

۱۔ رسالہ قشیریہ طبع مصر ۱۳۵۹ھ/۱۹۴۰ء طبع اول۔

۲۔ یہ حروف راقم کی طرف سے ہیں۔

۳۔ مقدمہ بر طبقات الصوفیہ از نور الدین شریب۔

۴۔ طبقات الصوفیہ۔ ۱۹ تاریخ بغداد۔ ۵: ۴۶۴ زمیزان الاعتدال۔ ۳: ۸۵۔ اور نفاکات النفس۔ ۲۱۹۔

۵۔ طبقات الصوفیہ از ابوعبدالرحمن سلمی۔ ۲۸۶۔ طبع مصر تحقیق نور الدین شریب۔

فرماتے سنا کہ ابراہیمؑ فرماتے تھے :

میں نے ایک شیخ کو جو اہل معرفت میں سے تھے دیکھا کہ سترہ دن (بھوکے رہنے) کے بعد جنگل میں دنیا کی کسی چیز کو (پینے کے لئے) ٹھہر گئے ، ایک اور شیخ نے جو ان کے ساتھ تھے انہیں منع کیا مگر وہ نہ مانے۔ لہذا وہ اپنے مرتبہ سے گر گئے اور دنیاوی اسباب کے حدود سے بلند نہ جاسکے۔

اس سند میں دہی ابو بکر رازی متوفی ۳۷۶ھ ہیں اور ابو الحسن زنجانی ابراہیم کا قول نقل کر رہے ہیں۔ ابراہیم سے یہاں مراد ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن اسماعیل النواص ہیں۔ جن کی وفات ۲۹۱ھ میں رزی کی جامع مسجد میں ہوئی۔ مذکورہ بالا دونوں سندوں کو ملحوظ رکھ کر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ابو الحسن زنجانی کا زمانہ ۲۹۱ھ اور ۳۷۶ھ کے درمیان کا زمانہ ہے۔

فوائد النواص کے بیانات کس حد تک قابل اعتماد ہیں ہم اس کی ایک اور مثال یہاں پیش کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:-

انہا نسبت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر حکایت فرمود کہ وقتی شیخ ابو القاسم نهر آبادی کہ پیر ابو سعید ابو النخیر بود رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بایاران بہم طعام خوردن مشغول بودہ است (کذا) امام الحرمین کہ استاد امام غزالی بود رحمۃ اللہ علیہ درآمد و سلام گفت شیخ ابو القاسم دیاران او بدو التفاتی نکردند۔ چون طعام خوردہ شد امام الحرمین گفت: چون من در آمدن و سلام گفتم شما بیچ جواب ندادید، ایں چه باشد؟ شیخ ابو القاسم گفت: رسم چنین است کہ ہر کہ در جمعی در آید کہ آن جمع بطعام خوردن مشغول باشند آن کس را می باید کہ سلام نکند بیاید و بنشیند و چون از طعام فارغ شود و دست بشویند آن عہدہ آنکس بر خیزد و سلام گوید۔ امام الحرمین گفت: ایں معنی از کجائی گوئی؟ از عقل می گوئی یا از نقل۔ ابو القاسم گفت: از روی عقل۔ زیرا کہ طعامی کہ خوردہ می شود برای قوت طاعت

است پس آن کس کہ بدیں نیت طعام استیغای کند کوئی اور درین است پس آنکہ در طاعت مشغول باشد مثلاً در نماز باشد علیک چگونہ گوید۔

ہمیں اس بیان کے آخری حصے کی بحث میں نہیں پڑنا ہے۔ احبابِ زورِ تسلل پر غور کریں اور داد دیں۔ ہمیں اس کی صرف تاریخی حیثیت پر بحث کر کے یہ واضح کر دکھانا ہے کہ یہ بیان پہلے بیان کے مقابلہ میں اور بھی زیادہ غلط اور بے بنیاد ہے۔ اس بیان میں خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابوالقاسم نصرآبادی کو ابوسعید ابوالخیر کا پیر قرار دیا ہے، حالانکہ ابوسعید ابوالخیر کے کسی تذکرہ نگار نے نصرآبادی کو ان کا پیر قرار نہیں دیا۔ ابوسعید کے پیر ابوالفضل محمد بن حسن سرخسی ہیں اور ان کا سلسلہ بیعت یوں ہے:

ابوالفضل محمد بن حسن سرخسی مرید ابوالنصر سراج (م ۳۷۸ھ) اور ابوالنصر سراج مرید ہیں ابو محمد مرتعش (م ۳۲۸ھ) کے ابو محمد مرتعش ابوالفضل (متوفی بعد از ۲۶۰ھ) اور ابو عثمان (متوفی ۲۹۸ھ) کی صحبت میں رہے اور جنید (م ۲۹۷ھ) سے بھی ان کی ملاقات ہوئی۔ اس سلسلے میں ابوالقاسم نصرآبادی کا کہیں ذکر نہیں، اگر ہوتا تو ہم یہ کہتے کہ خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے دادا پیر مراد لیا ہو۔

ابوسعید ابوالخیر کسی صورت میں بھی نصرآبادی کے مرید نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ نصرآبادی ۳۶۶ھ میں مکہ چلے گئے تھے اور وہیں ۳۶۷ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

۱۔ نغمت الانس، طبخ نول کشور، ۲۶۴، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸

اور ابوسعید ابوالخیر کی پیدائش ۳۵۷ھ میں ہوئی۔ نصر آبادی کی وفات کے وقت ان کی عمر دس سال تھی۔ ابوسعید نے اپنی ابتدائی عمر اپنے وطن میہنہ میں گزاری اور وہ کسی حد تک علوم ظاہری کی تحصیل کر چکے تھے کہ وہ سرخی کے مرید بنے۔ دس سال کی عمر میں تو ان دونوں کی ملاقات کا بھی کوئی امکان نہیں بالخصوص جبکہ نصر آبادی ۳۶۶ھ میں مکہ جا چکے تھے۔

فوائد النواد کے اس بیان میں مزید بتایا گیا ہے کہ آنے والے بزرگ کا نام امام الحرمین ہے جو امام غزالی کے استاد تھے۔ امام الحرمین ان کا لقب تھا اور نام ابوالمعالی عبدالمک بن ابو محمد عبداللہ بن یوسف جوینی ہے۔ مکہ میں چار سال رہنے کی وجہ سے امام الحرمین لقب پایا۔ ان کی ولادت ۴۱۹ھ میں ہوئی جبکہ نصر آبادی ۳۶۷ھ میں وفات پا چکے تھے۔ بالفاظ دیگر امام الحرمین نصر آبادی کی وفات سے باون سال بعد پیدا ہوئے لہذا وہ نصر آبادی کی محفل طعام میں کیسے آ گئے۔

خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کو حافظ نے دھوکا دیا ہے اس لئے کہ امام غزالی کا استاد ہونے کی وجہ سے امام الحرمین کا نام اپنے باپ کے مقابلے میں زیادہ مشہور ہے۔ اسی لئے خواجہ صاحب نے انہی کا نام لے دیا۔ امام الحرمین کے والد ابو محمد عبداللہ بن یوسف جوینی متوفی ۴۳۸ھ ابوسعید ابوالخیر کے ہم درس تھے مگر نصر آبادی کے ساتھ ان کی ملاقات کا پھر بھی امکان نہیں کیونکہ دونوں کے سن وفات میں اکثر سال کا وقفہ ہے۔ راقم کے نزدیک امکان صرف اس بات کا ہے کہ ابو محمد عبداللہ بن یوسف جوینی نے ابوسعید ابوالخیر کے پیر ابو الفضل سرخی سے ملاقات کی ہو اور یہ واقعہ انہی سے پیش آیا ہو۔ ہمارے اس بیان سے یہ واضح ہو گیا ہو گا کہ فوائد النواد کے بعض بیانات ساقط از اعتبار اور تاریخی طور پر ناقابل قبول ہیں اور حسین زنجانی والا مذکور بالا قصہ اسی قسم کے بیانات میں سے ہے اور تاریخی طور پر باطل ہے۔

(بقیہ حاشیہ) پر ابو علی وفاق ہیں۔ سن وفات میں اختلاف عربی الفاظ کی وجہ سے ہوا، کیونکہ نو (تس) اور سات (سبع) لکھنے میں ایک جیسے ہیں اور ان دونوں نقطے لکھنے کا رواج نہ تھا۔

۱۔ البدایہ والنہایہ از ابن کثیر - ۱۲۸ : ۱۱۲۔